ماھانہ نیوز لیٹر

صدائے فاٹا

اکتوبر ۲۰۱۱ شمارہ ۲۷

یہ نیوز لیٹر کمیونٹیز فار چینج پراجیکٹ کی ایک سرگرمی ہے جس کیلئے مالی معاونت برٹش ہائی کمیشن اور فیڈرل ریپبلک آف جرمنی کے سفارت خانے نے کی ہے۔ گیارہ ماہ کے عرصے پر محیط مئی ۲۰۱۱ میں شروع کئے جانے والے اس پراجیکٹ کا مقصد قبائلی علاقہ جات کے لوگوں کو اپنے معاشرتی، سیاسی اور معاشی حقوق کے تحفظ اور دعوے کے لئے مضبوط کرنا ہے۔

اس نیوز لیٹر کا مواد ماخذ کو مانتے ہوئے بطور حوالہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس نیوز لیٹر میں درج تمام آراء کا CAMP سے ملزوم ہونا ضروری نہیں ہے۔

E-mail: camp@camp.org.pk

Website: www.camp.org.pk

www.understandingfata.org

اداریہ

ماہِ اکتوبر خزاں کے موسم سے منسوب ہے، خزاں یعنی رنج و یاس کا موسم۔ لیکن کیمپ میں اس موسم کو ایک الگ نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے لیئے یہ حیاتِ نو اور تجدید کا موسم ہے۔ یہ وہی تصور ہے جو فاٹا کے لیئے ہمارے ذہن میں ہے۔ یہ اس خطے کی از سرِ نو شروعات اور اس کے بارے میں بہت سے عوامی تاثرات کو دوبارہ زیرِ غور لانے کا وقت ہے۔

سب سے پہلے ایک اچھی خبر یہ ہے کہ باجوڑ سے اغوا ہونے والے بچوں میں سے دو اغواکاروں کے چنگل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے اور اپنے گھر واپس آ پہنچے (صدائے فاٹا، شمارہ ۲۶، صفحہ ۴)۔ جہاں یہ خبر انتہائی خوشی کا باعث ہے وہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ ان دو بچوں نے وہ کام کر دکھایا جو اِس وقت ریاست کی دسترس سے بھی باہر ہے۔ ہماری دلی خواہش اور دعا ہے کہ باقی تمام معصوم بچے بھی بخیروعافیت اپنے گھر واپس لوٹ آئیں۔

کیمپ کی ٹیم نے وزارتِ SAFRON (فرنٹیر ریجنز) کے سیکرٹری جناب حبیب اللہ خان سے انٹرویو کیا اور فاٹا کے انتظامی معاملات اور تعمیری صلاحیت کے مسائل پر بات چیت کی۔ اس ملاقات کا احوال اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

حکومت پاکستان نے فاٹا میں ایک بنیادی تبدیلی عمل میں لانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ جس کا مقصد اسپورٹس کو علاقے میں موجود شدت پسندی کے مسابقتی اور صحتمندانہ متبادل کے طور پر متعارف کروانا ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک قابل ستائش مقصد ہے لیکن کیا یہ کامیاب ہو سکے گا؟ یہ جاننے کیلئے اس ماہ کا نیوز لیٹر ضرور پڑھیے۔

یہ ماہ Communities for Change پراجیکٹ کیلئے انتہائی مصروفیت کا باعث رہا۔ اکتوبر میں بہت سی کانفرنسوں اور مباحثوں کا انعقاد کیا گیا جن میں فاٹا میں حکومتی انتظام کے مسائل پر مبنی ایک بڑی گول میز کانفرنس کے علاوہ قبائلی پٹی کے طول و عرض میں دیگر کئی مذاکرے اور مباحثے شامل ہیں۔ تفصیل اس ایڈیشن میں شامل ہے۔

عید کی آمد آمد ہے اور اس موقع پر کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیویشن پروگرام کی جانب سے ہم تمام قارئین کو امن اور طویل العمری کی دعا کے ساتھ عید کی پیشگی مبارک دیتے ہیں۔

مبین چغتائی،
ایڈیٹر۔
publications@camp.org.pk

مدِ نظر

کیا کبھی امن ہوگا؟

23 اکتوبر، 2011 کو خیبر ایجنسی میں ایک سول سوسائٹی آرگنائزیشن، خیبر رورل سپورٹ پروگرام (KRSP) نے لنڈی کوتل پریس کلب میں فاٹا میں امن اور سکیورٹی کی موجودہ صورتحال پر ایک فوکس گروپ ڈسکشن کا اہتمام کیا۔ یہ سرگرمی کیمپ کے CFC پراجیکٹ کا حصہ تھی جس کا مقصد فاٹا میں سیاسی اصلاحات کیلئے بنیاد رکھنا ہے۔ مختلف سیاسی، مذہبی اور سماجی آرگنائزیشنوں سے تعلق رکھنے والے شرکاء نے مباحثے میں حصہ لیا اور فاٹا میں جاری صورتحال پر اپنے نکتۂ نظر کا اظہار کیا اور اس سلسلے میں بہت سے مفید مشورے بھی پیش کیے۔

شرکاء نے یک زبان ہو کر ڈرون حملوں اور پاکستانی فوج کے آپریشن کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ جارحیت کا فوری خاتمہ کیا جائے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ پر امن طریقوں کے ذریعے تصادم کے حل کیلئے پالیسی سازی کی جائے۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں، خاص طور پر اندرونی طور پر بے گھر ہونے والے افراد (IDPs) سے اظہارِ یکجہتی کیا اور موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فاٹا کے عوام سے کیئے گئے وعدوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

اس شمارے میں:

اداریہ

سی ایف سی اپڈیٹ

کیا کبھی امن ہوگا؟ 1

بے صدا 2

باہمی رضامندی 2

کلچرل نائٹ: مشاعرہ اور موسیقی برائے امن 2

فاٹا میں وقوع پذیر دستور اور قانونی نظام۔ 2

انٹرویو:

سیکرٹری، وزارت سٹیٹ اینڈ فرنٹیر ریجنز (SAFRON) 3

امن وامان

قبائلی علاقہ جات میں امن وامان کا جائزہ 3

قبائلی علاقہ جات میں پالیسی سازی 4

ادارتی ٹیم

ہیڈ آفس:

• مبین چغتائی • شاہد علی

ریجنل آفس:

• سید افضل شنواری

آواز اٹھاؤ!!

بے صدا

23 اکتوبر، 2011 کو ایک سول سوسائٹی KRSP نے CAMP کی مدد سے ملک نادر خان کلے لنڈی کوتل میں حقوق نسواں اور بچگاں کی موجودہ حالت پر مقامی فی میل کمیونٹی کے ساتھ مل کر ایک ولیج میٹنگ منعقد کی۔ یہ سرگرمی CAMP کے پراجیکٹ CFC کا حصہ تھی جس کا مقصد فاٹا میں سیاسی اصلاحات کیلئے ابتدائی سطح پر بنیاد رکھنا ہے۔ شرکاء نے مباحثہ میں حصہ لیا اور فاٹا میں FCR کی موجودگی میں حقوقِ نسواں اور بچگاں کی حالت پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور مفید مشورے بھی دیے۔ اس میٹنگ میں FCR کو فاٹا کے پاور سٹرکچر میں خرابی کا مرکزی ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور یہ بھی کہ فاٹا انسانی حقوق سے بالاتر علاقہ ہے۔ اس نشست کے اختتام پر انہوں نے فاٹا میں انسانی حقوق کے تحفظ کے ضامن نظام جمہوریت کو متعارف کرانے کا مطالبہ کیا۔

ہم آہنگ

باہمی رضامندی

CBO بھائی چارہ نے گاؤں بارو خیل / حیدر خیل میں کنبے اور کمیونٹی کی سطح پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بحث کے لیئے حجرہ پر مشتمل ایک میٹنگ کا انتظام کیا جس میں عورتوں اور بچوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ شرکاء نے کمیونٹی اور سکول کی سطح پر بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی کو مزید اجاگر کیا۔ اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ میٹنگ میں موجود شرکاء گاؤں حیدر خیل میں عورتوں اور بچوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کیلئے اتفاق کی حوصلہ افزائی کیلئے کام کریں گے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ عورتوں اور بچوں کے حقوق کو گھر کی سطح پر یقینی نہ بنایا گیا تو کمیونٹی کی سطح پر مظلوم کی ان ہی حقوق تک رسائی کبھی ممکن نہ ہو گی۔

اس پیغام کو تحصیل میرعلی میں CFC پراجیکٹ کی ماتحت تمام CBOs تک پہنچانے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

کمیونٹیز فار چینج: فاٹا میں وقوع پذیر دستور اور قانونی نظام

Community Appraisal and Motivation Programme(CAMP) کی میزبانی میں منگل، 4 اکتوبر، 2011 کو اسلام آباد میں حکومت کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) میں وقوع پذیر دستوری اور قانونی نظام پر غور و فکر کے لئے ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ مباحثہ قائد اعظم یونیورسٹی کے ڈیفنس اور تزویراتی سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کے اشتراک سے ترتیب دیا گیا۔

قائداعظم یونیورسٹی میں ہونے والے اس گول میز کانفرنس میں موجود ماہرین جسٹس اجمل میاں، ڈاکٹر طارق حسن، جناب عبد الطیف آفریدی، جناب ڈینیل لویاکنیو اور جناب بابر ستار نے فاٹا کے بہت سے مسائل کا تعارف پیش کیا۔ FCR اصلاحات کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے جسٹس اجمل میاں نے اصلاحات پر صدر کی حالیہ منظوری پر خوشی کا اظہار کیا۔

سینئیر قانونی مشیر ڈاکٹر طارق حسن نے فاٹا کے خطے میں باہمی رضامندی پر مشتمل حکومتی نظام کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ غیر ریاستی اداکار جیسے کہ سول سوسائٹی اور میڈیا کو قبائلی علاقوں میں سماجی اور معاشی ترقی کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

سینئیر وکیل اور عوامی نیشنل پارٹی کے ممبر جناب عبد الطیف آفریدی نے شہریوں اور ریاست کے درمیان موجود خلا کی نشاندہی کی۔ آفریدی نے کہا کہ پاکستان میں مستحکم اصلاحات کے کسی بھی طریقہ کار کی شروعات میں فاٹا کی خیبر پختونخوا میں یکجائیت ناگزیر ہے۔ نامور وکیل اور کالم نگار جناب بابر ستار نے کہا کہ فاٹا میں ہمیشہ سے ایک علیحدہ صورتحال روا رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں پاکستان کے تمام شہریوں کو مکمل حقوق حاصل ہیں وہاں فاٹا کے لوگ اس زمرہ میں شامل نہیں کیے جاتے۔

تمام شرکاء نے جہاں متفقہ طور پر FCR اصلاحات کو سراہا وہاں فاٹا کے رہائشیوں کو ملک کے باقی شہریوں کے برابر لانے کیلئے مزید اقدامات کرنے پر زور دیا۔

Community Appraisal and Motivation Programme (CAMP) کے CEO جناب نوید شنواری نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیمپ اس اہم مباحثہ کو آگے رکھنے کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔ جناب نوید شنواری نے فاٹا اصلاحات کی قانون میں تبدیلی کو فاٹا میں بہتری کیلئے کی جانیوالی کاوشوں کا پہلا قدم قرار دیتے ہوئے بتایا کہ مزید اصلاحات بھی جلد ہی متعارف کروائی جائیں گی۔

سازوآواز

کلچرل نائٹ: مشاعرہ اور موسیقی برائے امن

Community Appraisal and Motivation Programme(CAMP) نے کمیونٹیز فار چینج پراجیکٹ کے تحت جرمن ایمبسی اور برٹش ہائی کمیشن کی معاونت سے پشاور کے مقامی ہوٹل میں "مشاعرہ اور موسیقی برائے امن" کے زیرعنوان ایک کلچرل نائٹ کا اہتمام کیا۔

اس تقریب میں فاٹا کی مختلف ایجنسیوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ تقریب یوتھ فورم کا حصہ تھی جسکا مقصد نوجوانوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنے سماجی، سیاسی اور معاشی حقوق کا مطالبہ کر سکیں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف جبکہ امن اور سکیورٹی کیلئے آواز اٹھا سکیں۔ نوجوانوں میں اپنی صلاحیتوں کا شعور اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو تشدد کے پروموٹرز بننے سے بچانے اور سماجی تبدیلی کے فعال نمائندگان میں تبدیل کرنا بھی اس فورم کا حصہ ہے۔

یہ تقریب دو نشستوں پر مشتمل تھی۔ پہلی نشست میں مشاعرہ منعقد کیا گیا جس میں فاٹا کے خطے سے تعلق رکھنے والے نوجوان شعراء اور فنکاروں نے اپنی نظموں اور غزلوں پر مشتمل کلام پڑھا جس میں فرنٹیر کرائم ریگولیشن کے تاریک پہلوؤں، فاٹا میں انسانی حقوق کی حالت زار، امن و امان کی بگڑتی ہوئی حالت اور نوجوان ذہنوں پر اس کے اثرات کو اجاگر کیا گیا تھا۔

دوسری نشست "موسیقی برائے امن" میں قبائلی نوجوانوں کی صلاحیتوں اور امن، یگانگت، آرٹ، اور ثقافت سے ان کی محبت کا اظہار کیا گیا۔ گلوکاروں نے اپنے نغمات اور موسیقی کے ذریعے شدت پسندی اور دہشتگردی کی تمام صورتوں اور مظاہر کی مذمت کی۔ انہوں نے پشتو ادب اور ثقافت کی بہتری اور ترقی کیلئے بھی لطیف پیرائے میں مطالبات کیے۔

اس سے قبل کیمپ پراجیکٹ کوارڈینیٹر جناب سید افضل شنواری نے اپنے ابتدائی کلمات میں شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کئی سالوں پر محیط اپنی آرگنائزیشن کے مختلف اقدامات کی وضاحت کی جن کا مقصد نوجوان نسل میں انکے مخصوص ثقافتی ورثہ، شہری، سیاسی حقوق اور ذمہ داریوں سے آگہی پیدا کرنا تھا۔

انٹرویو: جناب حبیب اللہ خان

سیکرٹری، وزارت سٹیٹ اینڈ فرنٹیئر ریجنز (SAFRON)، اسلام آباد۔

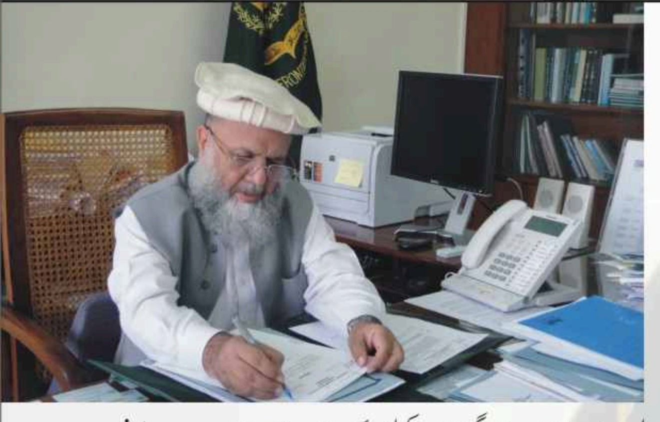

کیمپ: فاٹا سیکرٹیریٹ میں کام کرنے کا تجربہ کیسا رہا؟

حبیب اللہ خان: فاٹا سیکرٹیریٹ میں کام کرنے کا تجربہ بہت اچھا رہا کیونکہ وہاں کرنے کو بہت کام تھا۔ مجھے فخر ہے کہ میرے دور میں ہم نے کچھ بنیادی تبدیلیوں کا آغاز کیا۔ مثال کے طور پر فاٹا کے مسائل میں سے ایک تعلیم اور صحت کے شعبوں سے متعلق حکومتی دفاتر میں بھرتیوں کا مسئلہ ہے۔ پالیسی میں ایک تبدیلی کے ذریعے نچلے درجہ کے عہدوں پر مقامی بھرتیاں کی گئیں۔ تقرریاں خاص طور پر ہر ایجنسی میں کی گئیں جبکہ فاٹا میں عبوری تقرریوں کے لئے خیبر پختونخوا حکومت سے اجازت حاصل کی گئی۔ میرے دور کا ایک اہم اور قابل ستائش امر پاکستان آرمی اور سکاوٹس کے ساتھ شاندار ہم آہنگی روا رکھنا تھا۔ ان کی معاونت سے کچھ بڑے منصوبوں پر کام پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ جنوبی وزیرستان کے علاقہ میں ایک اور کیڈٹ کالج میں بھی داخلوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ اسی طرح پاکستان آرمی کی مدد سے تجارتی راستوں پر بھی کام شروع ہو چکا ہے تاکہ ٹرانسپورٹروں کے لئے آسانی پیدا کرنے کے ساتھ پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی سرگرمیوں کو موٹروے اور انڈس ہائی وے سے ملایا جا سکے۔ زیادہ تر ڈونرز ان علاقوں میں، جہاں سکیورٹی ان کے معیار کے مطابق اطمینان بخش نہیں تھی، کام کرنے سے ہچکچا رہے تھے۔ تاہم ہمارے مسلسل ڈائلاگ کے ذریعے USAID، اطالوی حکومت، GTZ، اور عالمی بینک نے کئی منصوبوں کا آغاز کیا۔ یہ تمام منصوبے صرف کاغذی سطح ہی پر نہیں ہیں بلکہ ان کی تکمیل کے لئے فنڈز بھی جاری ہو چکے ہیں۔ عالمی بینک ضلع لوئر دیر کے علاقہ چک دارا اور افغان بارڈر پر نوا پاس کے درمیان باجوڑ ایجنسی سے گزرنے والے ایک ہائی وے کی تعمیر کے منصوبے کی کفالت کر رہا ہے۔ جبکہ صوبائی حکومت کے ایک اور منصوبے کا مقصد چک دارا کو اسلام آباد تا پشاور موٹر وے سے ملانا ہے۔

کیمپ: کیا فاٹا سیکرٹیریٹ کو صلاحیت اور گنجائش سے متعلق مسائل درپیش ہیں؟

حبیب اللہ خان: بے شک ایسا ہے۔ کسی بھی بڑھتی ہوئی آرگنائزیشن کی طرح فاٹا سیکرٹیریٹ کو بھی صلاحیت اور گنجائش سے متعلق مسائل کا سامنا ہے۔ تاہم شاندار ٹیم ورک اور قیادت کی وجہ سے فاٹا سیکرٹیریٹ حکومت کی جانب سے جاری کردہ فنڈز کو استعمال کر کے مطلوبہ مقاصد پورے کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

کیمپ: آپ کے خیال میں فاٹا کے بڑے مسائل کیا ہیں؟

حبیب اللہ خان: مستقل پیش آنے والے سکیورٹی کے مسائل اور شدید پسماندگی ایسے دو بڑے مسائل ہیں جن سے فاٹا دو چار ہے۔ دو سال قبل بین الاقوامی ڈونرز کی مدد سے کیے جانے والے ایک سروے کے مطابق فاٹا کی آبادی کا 40 فیصد حصہ اس خطے سے باہر جا کر کام کرتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس وقت فاٹا اپنے رہائشیوں کو روزگار کے مواقع مہیا کرنے سے قاصر ہے۔

کیمپ: فاٹا کی انتظامیہ میں اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد آپ ان مسائل کا کیا حل دیکھتے ہیں؟

حبیب اللہ خان: دیرپا حل کے لیے کیے جانے والے اقدامات میں تیز رفتار ترقی پر اصرار نہایت اہم ہے۔ ترقیاتی اداروں کے عام طرزِ عمل کو فاٹا کے سماجی و اقتصادی ماحول سے ہم آہنگ کرنے کے لیے تبدیل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ آج کل ترقیاتی کاوشیں بہت وقت لے رہی ہیں۔ فاٹا کی سماجی نشانہ گیاں فاٹا میں طویل عرصے سے جاری محرومیوں کو ختم کرنے سے کافی حد تک بہتر کی جا سکتی ہیں۔ حکومت کو اگلے چند سالوں تک فاٹا میں بہت زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکی بہترین مثال جرمنی ہے جہاں مغربی جرمنی نے کئی سال تک اپنے ترقیاتی فنڈز کا ایک بڑا حصہ مشرقی جرمنی میں خرچ کیا تاکہ اس علاقہ کو اپنے برابر لا سکے۔ اب جبکہ فاٹا حکومتی کاوشوں کا مرکز ہے اور یہ ترقیاتی فنڈز کا ایک قدرے بڑا حصہ وصول کرتا ہے ہماری ذمہ داری ہے کہ ان فنڈز کا کم وقت میں صحیح استعمال یقینی بنائیں۔ ترقی ایک سست عمل ہے اور سکیورٹی سے متعلق موجود فکرات کو مد نظر رکھتے ہوئے علاقے کی ترقی کیلئے ایک مقررہ وقت کا اندازہ لگانا مشکل ہے تاہم ہم اس تمام معاملے کو ایک چیلنج کے طور پر لے رہے ہیں۔

کیمپ: SAFRON وزارت میں آپ کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟

حبیب اللہ خان: SAFRON در اصل صوبائی اور وفاقی قبائلی علاقوں، لیویز اور افغان پناہ گزینوں کیلئے ایک امبریلا وزارت ہے۔ بحیثیت سیکرٹری SAFRON میرا کام ہماری فیلڈ آرگنائزیشنز کی امداد اور پالیسی فیصلوں کی کامیاب تعمیل میں اداروں کی کارکردگی کی نگرانی کرنا ہے۔

کیمپ: فاٹا کے Porous بارڈر سے متعلق بے شمار تحفظات ہیں۔ SAFRON وزارت کا اس بارے میں کیا کہنا ہے؟

حبیب اللہ خان: SAFRON وزارت ایک حکومتی وزارت ہے۔ ہم اسی پالیسی پر عمل کریں گے جس کا فیصلہ اعلیٰ سطحوں پر کیا جائے گا۔

کیمپ: FCR میں حال ہی میں کچھ صدارتی ترامیم کی گئی ہیں۔ کیا آپ ان ترامیم کو کافی سمجھتے ہیں؟

حبیب اللہ خان: زندہ معاشرہ متحرک ہوتا ہے اور اسی طرح اصلاحاتی عمل بھی جس سے وہ گزرتا ہے۔ یہ اصلاحات ہر ایسی حکومت کے لئے ایک جاری رہنے والا ایجنڈا ثابت ہوتی ہیں جو اپنی عوام کی بہتری کی خواہاں ہوتی ہے۔ فاٹا کیلئے حال ہی میں اعلان کردہ صدارتی اصلاحات ایک نہایت اہم قدم ہے۔ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کی توسیع سے یہ علاقہ ملک کے باقی علاقوں سے ہم آہنگ ہو سکے گا۔ FCR اصلاحات کا معاملہ بھی بلکل ایسا ہی ہے۔ یہ فاٹا میں ایک شفاف، ذمہ دار اور موثر عدالتی انتظامیہ سے نظام کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ مزید اصلاحات کے نفاذ کا دارومدار فاٹا کے رہائشیوں کے مطالبے اور ان کی مقامی آبادی میں عمومی قبولیت پہ ہے۔ فاٹا کے پارلیمنٹیرینز نے ان اصلاحات کے آغاز کے لئے راہ ہموار کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ مستقبل میں بھی گورننس کے ایک نظام کے لئے مزید اصلاحات تجویز کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے جو باقی ملک سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ قبائلی رسوم و رواج کے بھی مطابق ہو گا۔

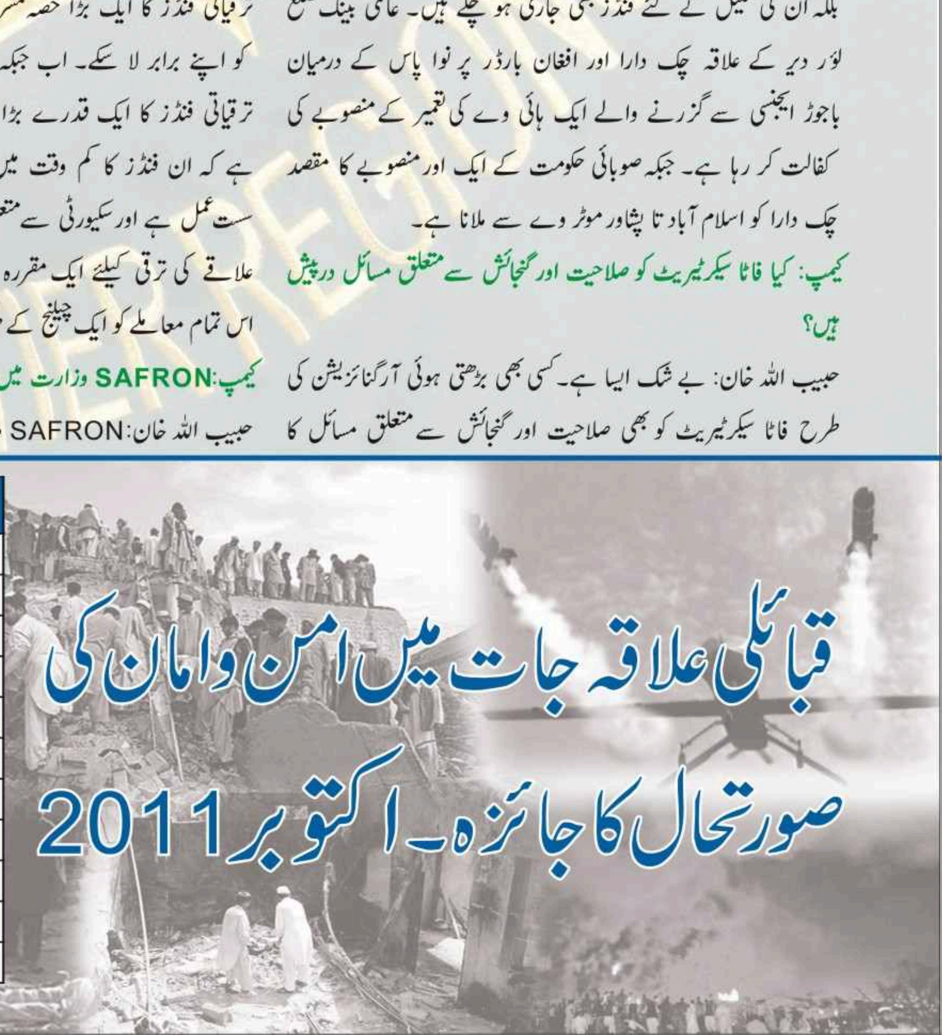

قبائلی علاقہ جات میں امن وامان کی صورتحال کا جائزہ۔ اکتوبر 2011

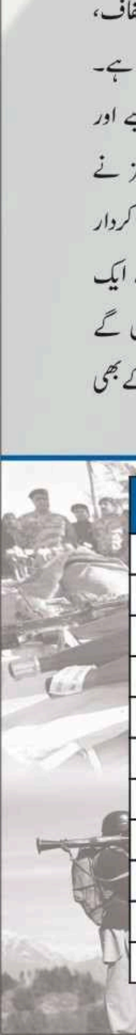

حملے کی نوعیت	حملوں کی تعداد	ہلاک ہونے والوں کی تعداد	زخمی ہونے والوں کی تعداد
بموں کے حملے	6	-	3
بارودی سرنگیں	-	-	-
مارٹرز گولے	5	2	9
خودکش حملے	-	-	-
IEDs	-	-	-
ڈرون حملے	5	21	-
ملٹری/سکیورٹی آپریشنز کے دوران	9	88	9
شدت پسندوں کے حملے	2	5	-
بین القبائل تصادم	1	2	-
دستی بم	3	2	8
مجموعہ	31	120	29

قبائلی علاقہ جات میں پالیسی سازی

شدت پسندی پر قابو پانے کے لئے کھیل برائے امن کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے: رحمان ملک۔

اے پی پی، 17 اکتوبر، 2011۔

اسلام آباد: وفاقی وزیر داخلہ رحمان ملک نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور شدت پسندی کی لعنت پر قابو پانے اور نوجوانوں کی ذہنیت میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے کھیلوں کے ذریعے امن کے پلان پر کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے نادرا اور پاکستان ہاکی فیڈریشن کے درمیان ملک میں ہاکی کے فروغ کے لئے کیے جانے والے معاہدے پر دستخط کرنے کی تقریب سے خطاب

کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ کھیلوں پر توجہ میں اضافہ سے لوگ ایک دوسرے کے مزید قریب آئیں گے اور اس سے شدت پسندی کی روک تھام کیلئے کی جانیوالی قومی کاوشوں کو مدد حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر کھیل انجینیر شوکت اللہ نے نوجوانوں کی توجہ کھیلوں کی طرف راغب کرنے کا مشورہ پیش کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت امن کو یقینی بنانے کے لئے اس تجویز پر عمل کر رہی ہے۔

وزیر نے پاکستان میں کھیلوں کے مزید ذرائع کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ مختلف کھیلوں کی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے مدد کریں گے۔ فاٹا میں کھیلوں کے فروغ کے لئے پچاس لاکھ روپے کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے نادرا کو سپورٹس ایسوسی ایشنز کی معاونت کرنے کی تاکید بھی کی۔

27اکتوبر سے جوڈو مقابلوں کا انعقاد۔

دی نیشن، 19 اکتوبر، 2011۔

اسلام آباد: پاکستان جوڈو فیڈریشن (PJF) خیبر پختونخوا جوڈو ایسوسی ایشن کی معاونت سے 27 تا 30 اکتوبر تک لالہ رفیق سپورٹس ارینا، قیوم سٹیڈیم، پشاور کینٹ میں اکیسواں سینیر، دوسرا نیشنل جونیر اور تیسرا بین الصوبائی جوڈو چیمپین شپ (مرد) مقابلوں کا انعقاد ہوگا۔ اس بات کا اعلان سیکرٹری جوڈو فیڈریشن نے بروز منگل دی نیشن سے خاص طور پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

تمام ملک سے آنے والی بارہ ٹاپ ٹیمیں ان چیمپین شپ مقابلوں میں حصہ

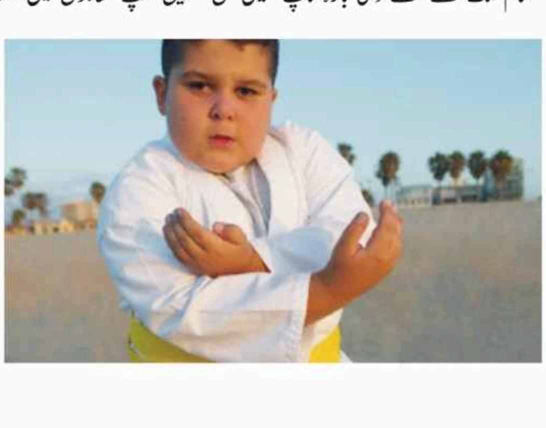

لیں گی۔ ان ٹیموں کا تعلق خیبر پختونخوا، سندھ، پنجاب، بلوچستان، فاٹا، اسلام آباد، آرمی، واپڈا، ریلوے، پولیس، پی اے ایف اور ایچ ای سی سے ہے۔

انہوں نے کہا کہ ان مقابلوں میں 180 جوڈو کے ماہر اپنے ٹیلنٹ، مہارت اور جوڈو کی تکنیکوں کا مظاہرہ کریں گے۔ 27 اکتوبر کو تمام ٹیمیں پشاور پہنچ جائیں گی۔ جبکہ ریفریوں اور ٹیموں کے مینیجروں کی ملاقات شام چار بجے ہوگی۔

اہل فاٹا ترمیم شدہ FCR کے نفاذ کے منتظر۔

پاکستان ٹوڈے، 24 اکتوبر، 2011۔

اسلام آباد: بروز اتوار پاکستان ٹوڈے سے بات کرتے ہوئے اہل فاٹا اور قبائلی پارلیمنٹیریز نے بتایا کہ ترمیم شدہ فرنٹیر کرائمز ریگولیشن (FCR) جس کا اعلان صدر آصف علی زرداری نے 12 اگست کو کیا تھا مکمل طور پر فاٹا میں نافذ نہیں ہوا ہے۔ فاٹا میں برطانوی راج کے دور سے لاگو اس انتہائی تنقید زدہ قانون میں ترمیم کی منظوری دی تھی۔ ان قوانین میں کی گئی بڑی تبدیلیوں میں قبیلے کی اجتماعی ذمہ داری کی شق، پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈسٹرکٹ کوورڈینیشن آفیسر (DCOs) کے بے جا اختیارات پر قدغن لگانا اور شہریوں کو پولیٹیکل ایجنٹ کے فیصلوں کے خلاف عدالت سے رجوع کرنے کا اختیار شامل ہیں۔

اسٹیٹ اینڈ فرنٹیر ریجنز پر سٹینڈنگ کمیٹی کے چیرمین محمد ساجد طوری نے پاکستان ٹوڈے کو بتایا کہ فاٹا میں FCR کا پچھلا ورژن ہی استعمال میں

ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان ترامیم کے بعد قائم کی جانے والی عدالتیں ابھی تک نہیں بنائی جا سکیں۔ نئے FCR کے نفاذ کی راہ میں حائل رکاوٹوں کے بارے میں سوال پر طوری نے کہا کہ قبائلی علاقوں میں موجود انتشار اسکی ایک بڑی وجہ ہو سکتی ہے۔

کرم ایجنسی سے تعلق رکھنے والے ایک بااثر فرد، سیف النور، نے علاقے میں پرانے FCR کی موجودگی کی تصدیق کی۔

قبائلی علاقوں میں ناکام ہوتی انسداد پولیو مہم۔ عملے نے بچوں کی ویکسین سے انکار کرنے والے والدین کے کیسز چھپا لئے۔

دی فرنٹیر پوسٹ، 25 اکتوبر، 2011

پشاور: ملک بھر میں پولیو کی بیماری کے خلاف باقاعدگی سے مہم چلانے کے باوجود وزارت صحت فاٹا میں اس بیماری پر قابو پانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ اس سال فاٹا میں پولیو کے اکتیس کیس منظر عام پر آئے ہیں۔ جولائی میں ہونے والی پولیو مہم کے دوران ہزاروں بچوں کو پولیو کی ویکسین نہ دی جانے کی وجہ سے پولیو کیسز میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ جہاں وزیر صحت کے مطابق شعبہ صحت اس بیماری کے خاتمے کے لئے تمام ذرائع استعمال کر رہا ہے وہاں انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ پولیو کی ٹیمیں فاٹا میں امن و امان کی پریشان کن صورتحال کے باعث مشکلات کا سامنا کر رہی ہے۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق تمام قبائلی علاقوں سے اکتیس کیس رپورٹ کیے گئے ہیں جن میں خیبر ایجنسی میں 66288 بچوں کو ویکسین نہیں دی گئی جبکہ کرم ایجنسی میں 23925 بچے، اورکزئی میں 47706، شمالی وزیرستان میں 7755 ، جنوبی وزیرستان میں 48656، مہمند ایجنسی میں 16848 اور باجوڑ ایجنسی میں 938 بچوں کو پولیو کے قطرے نہیں پلائے

گئے۔ خدشہ ہے کہ اکتوبر 25 سے شروع ہونے والی جاری مہم میں بچوں کی اتنی ہی تعداد پولیو کے قطروں سے محروم رہے گی جس کی وجہ رسائی نہ ہونا اور بیماری کے بارے میں شعور کا فقدان ہیں۔

ریڈ ٹیپ اور عسکریت پسندی صحت کے منصوبوں میں تاخیر کا باعث۔

ایکسپریس ٹریبون، 26 اکتوبر، 2011۔

اسلام آباد: صحت کے شعبے میں غیر ملکی فنڈز سے چلنے والے تین چوتھائی سے زائد منصوبے تاخیر کا شکار ہیں جبکہ کچھ مکمل طور پر ختم بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ صورتحال خاص طور پر ٹی بی اور ایڈز کی بیماریوں کو قابو کرنے والے پروگراموں کیلئے انتہائی خطرناک ہے۔

ایکسپریس ٹریبون کو دستیاب وزارت خزانہ کی اکنامک افیرز زون کی دستاویزات کے مطابق صحت کے سترہ منصوبوں میں سے تیرہ تاخیر کا شکار ہیں۔ یہ تمام منصوبے بین الاقوامی ڈونرز کی مدد سے چل رہے ہیں جن میں سے دس کو جرمنی کی معاونت حاصل ہے۔ تاہم حکومت بہت سی وجوہات، جن میں بیوروکریسی کی جانب سے تاخیر شامل ہے، کے باعث ان منصوبوں کیلئے دستیاب فنڈز کو استعمال کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ان منصوبوں کی ایک بڑی تعداد آبادی کے محروم ترین طبقات بشمول عسکریت پسندی سے متاثرہ قبائلی علاقوں کی بہتری کے لئے مخصوص ہے۔

زیادہ تر پروگرام خیبر پختونخوا، فاٹا، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر کے لوگوں کو لئے بنائے گئے ہیں۔

شعبہ صحت کو دستیاب 36.64 کروڑ ڈالر میں سے صرف 13.87 کروڑ ڈالر یعنی 37.8% حصہ تقسیم کیا گیا ہے۔ بعض اوقات ریڈ ٹیپ، حکومت کی جانب سے، ٹھیکے داروں کو ٹھیکے فراہم کرنے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے جبکہ باقی وقت خاص طور پر قبائلی علاقوں میں جاری عسکریت پسندی ان علاقوں میں بہتری کے لئے تعینات افسران کو ان علاقوں کا رخ کرنے سے روکتی ہے۔

اب تک کوئی بھی ایک منصوبہ اطمینان بخش حد تک مکمل نہیں ہو سکا۔